علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو مولودِ کعبہ اور کرم اللہ وجہہ کہنا

مختلف علماء کرام

ترجمہ و ترتیب: طارق بن علی بروہی

مصدر: مختلف مصادر

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صحیح مسلم میں امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”وُلِدَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ، وَعَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً“[1]

(حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کعبے کے اندر پیدا ہوئے اور ایک سو بیس برس تک زندہ رہے)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ان کا ایک سو بیس سال جینا کوئی انوکھی بات نہیں، البتہ ان کا کعبۃ اللہ میں پیدا ہونا انوکھی بات لگتی ہے۔(طلبہ سے پوچھتے ہیں) کیا آپ لوگوں کے پاس شرح میں اس پر کوئی تعلیق لکھی ہوئی ہے؟

(ایک طالبعلم کہتا ہے)میرے پاس اس کے حاشیے میں لکھا ہے:

وہ اور ان کی والدہ اور ان کے ساتھ قریش کی کچھ عورتیں کعبۃ اللہ میں داخل ہوئی تھیں تو اچانک انہیں دردزہ ہونے لگا جبکہ وہ کعبۃ اللہ کے اندر تھیں، پھر انہوں نے حکیم رضی اللہ عنہ کو جنم دیا۔

---

1 صحیح مسلم حدیث 3859 کے تحت۔

شیخ فرماتے ہیں: اس بات سے اس کے انوکھے ہونے میں کچھ تخفیف ہوتی ہے[2]۔

البتہ امام حاکم نے اپنی المستدرک (مع التلخیص ج3 ص483) کتاب معرفۃ الصحابۃ میں مصعب الزبیری رحمۃ اللہ علیہ کی اس بات پر کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی کعبہ میں پیدا نہیں ہوا فرمایا کہ ایسا نہیں بلکہ:

اس بارے میں متواتر اخبار ہیں کہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا نے امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو کعبہ کے اندر جنم دیا۔اھ

حالانکہ امام النووی رحمۃ اللہ علیہ صحیح مسلم کی شرح ج2 ص142 حكم عمل الكافر اذا اسلم کے تحت فرماتے ہیں:

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ صحابی ہیں اور آپ کے مناقب میں سے ہے کہ آپ کعبہ میں پیدا ہوئے، اور بعض علماء فرماتے ہیں اس میں کوئی بھی ان کا شریک نہیں جانا جاتا۔اھ

یہی بات آپ اپنی کتاب تهذيب الأسماء واللغات – أولاً – الأسماء –ج1 ص166 میں بھی فرماتے ہوئے مزید کہا کہ:

البتہ جو روایت کیا جاتا ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی اس میں پیدا ہوئے تھے تو یہ ضعیف ہے علماء کرام کے نزدیک۔اھ

ابن الملقن امام الحاکم رحمہ اللہ پر تعقب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یہ حکیم رضی اللہ عنہ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے، ان کے علاوہ کسی کا اس میں پیدا ہونا نہیں جانا جاتا، البتہ جو علی رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت کیا جاتا ہے کہ وہ بھی اس میں پیدا ہوئے تو وہ ضعیف ہے۔ لیکن الحاکم نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے اپنی المستدرک میں علی رضی اللہ عنہ کے ترجمے کے تحت کہا ہے کہ اس بارے میں متواتر اخبار ہیں[3]۔

اور یہ بھی ہے کہ امام الحاکم رحمۃ اللہ علیہ جب متواتر کہتے ہیں تو اس کا وہ اصطلاحی معنی نہیں کہ جس کے اتنے راوی ہوں ہر طبقے میں جن کا جھوٹ پر اکھٹا ہونا محال ہو، بلکہ جو عام معنی ہے کہ فلاں بات مشہور ہے، اگرچہ اس کی سند کمزور یا بے سند ہی کیوں نہ ہو، اس بات پر تنبیہ علماء کرام نے اپنی کتب میں فرمائی ہیں دیکھیں مقدمة ابن الصلاح ومحاسن الاصطلاح ص 453۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کی وفات 405ھ میں ہوئی، جبکہ مصعب الزبیری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات 236ھ میں ہوئی ساتھ میں آپ قریش کے

---

[2] شرح صحیح مسلم، کتاب البیوع- کیسٹ رقم a02۔

[3] البدر المنير في تخريج الأحاديث والآثار الواقعة في الشرح الكبير–ج6 کتاب البیوع ص489۔

نسب نامے واخبارات کے تعلق سے بہت زیادہ علم رکھتے تھے۔

ساتھ ہی امام الحاکم رحمۃ اللہ علیہ کے تراجم میں یہ بیان ہے کہ ان میں تھوڑا سا تشیع پایا جاتا تھا۔ دیکھیں سير أعلام النبلاء،الطبقة الثانية والعشرون، الحاكم ص 166۔

اور ویسے بھی اسلام سے قبل کا واقعہ ہے جبکہ اسلامی احکامات میں سے یہ ہے کہ حیض ونفاس والی عورت مسجد میں نہ بیٹھے۔

کیا علی رضی اللہ عنہ کے لیے خصوصی طور پر دیگر صحابہ سے الگ "کرم اللہ وجہہ" استعمال کرنا چاہیے؟

یہ بھی شیعوں کی وجہ سے تاریخ میں زبان زد عام ہو گیا تھا۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:

یہ بات بہت سے کتاب لکھنے والوں کی عبارت میں غالب ہے کہ وہ علی رضی اللہ عنہ کو منفرد کرتے ہوئے دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ علیہ السلام یا کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں، اس کا اگرچہ معنی تو صحیح ہے لیکن ہمیں چاہیے کہ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اس بارے میں برابری کریں، کیونکہ اگر یہ تعظیم وتکریم کی وجہ سے کیا جاتا ہے تو اس کے آپ رضی اللہ عنہ سے زیادہ حقدار تو شیخین (ابو بکر وعمر) اور امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہم ہیں۔

تفسیر ابن کثیر 3/517-518۔

اسی طرح سے سعودی فتویٰ کمیٹی سے سوال ہوا۔

سوال اول فقرہ (د) فتویٰ رقم 3627 میں سے،

سوال: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو کرم اللہ وجہہ کا لقب کیوں دیا جاتا ہے؟

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ۔۔۔وبعد:

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو کرم اللہ وجہہ کا لقب دینا اور اسے ان کے ساتھ مخصوص کرنا شیعہ کے غلو میں سے ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ اس لیے کیونکہ آپ نے کبھی بھی کسی کی شرمگاہ نہیں دیکھی یا آپ نے کبھی کسی بت کو سجدہ نہیں کیا۔ حالانکہ یہ آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اس میں دوسرے وہ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی ان کے ساتھ شریک ہیں جو اسلام میں ہی پیدا ہوئے۔

وباللہ التوفیق وصلی اللہ علی نبینا محمد و آلہ وصحبہ وسلم۔

اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء

رکن	رکن	نائب صدر	صدر
عبداللہ بن قعود	عبداللہ بن غدیان	عبدالرزاق عفیفی	عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

سوال: کیا ہمارے جائز ہے کہ ہم کہیں علی کرم اللہ وجہہ کہیں ؟

جواب از شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ:

رضی اللہ عنہ کہیں۔ یہ شیعوں کی بدعت میں سے ایک بدعت ہے۔ انہیں علی رضی اللہ عنہ کہا جائے جیسا کہ (ابو بکر) الصدیق رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کہا جاتا ہے[4]۔

کیا علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے؟!

اسی طرح کی ایک جھوٹی اور من گھڑت حدیث ہے کہ:

"النَّظرُ إلى وجهِ عليٍّ عبادةٌ"

(علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دیکھنا ایک عبادت ہے)۔

امام ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "الموضوعات" میں فرماتے ہیں:

یہ اپنے تمام تر طرق کے ساتھ صحیح ثابت نہیں ہے[5]۔اھ

امام الذہبی رحمۃ اللہ علیہ بھی کئی ایک مقامات پر اس کے من گھڑت اور باطل ہونے کا حکم لگاتے ہیں جیسے "میزان الاعتدال" 236/3۔

---

[4] فتویٰ: حكم قول علي كرم الله وجهه۔

[5] الموضوعات 126/2۔

امام الشوکانی رحمہ اللہ نے بھی ”الفوائد المجموعة في الأحاديث الموضوعة“ ص 359 میں اسے ذکر کیا ہے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ اس حدیث کی لمبی تخریج کرنے کے بعد اسے موضوع (من گھڑت) قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ یہ حدیث اپنے ان بہت سے طرق کے باوجود ایسی نہیں کہ جس پر دل مطمئن ہو، کیونکہ ان میں سے اکثر روایات تو کذابین (جھوٹوں) اور وضاعین (من گھڑت حدیثیں بنانے والوں) کی ہیں، اور ساری روایات ان متروکین و مجہولین کی ہیں کہ جن سے بعید نہیں کہ وہ احادیث چوری کیا کرتے تھے اور ان کی خود سے صحیح اسانید بنا کر پیش کرنے لگتے تھے۔ اسی لیے ابن الجوزی رحمہ اللہ کا یہ قول صواب سے بعید نہیں جب انہوں نے ان کے من گھڑت ہونے کا حکم لگایا[6]۔ اھ

بہر حال الحمد للہ خلیفۂ راشد امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے اتنے فضائل و مناقب صحیح احادیث سے ثابت ہیں کہ انہیں ان جھوٹے، خرافات و غلو پر مبنی مناقب کی حاجت نہیں۔

---

[6] السلسلة الضعيفة 4702۔

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔